میڈیکل انشورنس سے متعلق جدید اجتہادی اداروں کے فیصلوں کا تحلیلی مطالعہ

An analytical study of the decisions of modern institutions related to medical insurance

Dr. Muhammad Imtiaz Hussain*
Dr. Hafiz Muhammad Sarfraz Ghani**

Abstract
Medical Insurance emerged as a result of costly treatment facilities. Its procedure is based an agreement. This agreement is settled down between two parties i.e. insurance company disease effected person. In case of paying certain Premium for a certain duration. Premium fluctuation affects the limitations of treatment. In general circumstances, medical insurance is prohibited by Shriah. As it's evident that there are elements of uncertainty, gabbling and usuary. Although medical insurance is allowed by shariah in case of compulsion. But it's compulsory to perform Sadaqa on additional amount of original amount. Thus, the decision given by Islamic Fiqah Academy India and Majma ul Fiqah Isami Jadda is completely close to the teachings laid down by Islamic Shariah.
Keywords: Medical Insurance, treatment, fiqah, sadaqa, Islamic shariah,

اسلام مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے جس کی تعلیمات بحیثیت اصولی آسمانی ہیں اور ان تعلیمات کی توضیح خود نبی رحمت ﷺ نے فرمائی اسی لیے شریعت اسلامی کا دار و مدار عقل انسانی پر نہیں بلکہ دنیوی و اخروی طور پر انسان کی فلاح و بہبود پر رکھا گیا ہے جو رضائے الٰہی پر منتج ہوتا ہے لہذا ایسے افعال و اعمال کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس میں دنیوی و اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ رضائے الٰہی بھی شامل ہو اور ایسے افعال و اعمال سے احتراز کا حکم دیا گیا جن میں انفرادی طور پر اجتماعی طور پر دنیوی و اخروی فائدہ نہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ رضائے الٰہی سے بھی وہ خالی ہو اسی لیے شریعت مطہرہ نے جو اوامر و نواہی دیے ہیں ان پر عمل یا ان سے احتراز ضروری ہے جس طرح صحت کی حالت میں اسلامی احکام راہ نمائی کرتے ہیں اسی طرح حالت مرض میں مشکلات سے نمٹنے کے لیے اسلامی احکام راہ نمائی کرتے ہیں صحت اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر انعامات میں سے نعمت عظمیٰ ہے اور حتی المقدور اس کی حفاظت انسانی فریضہ اور اس کی ذمہ داری بھی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں صنعتی انقلاب، ماحولیات کا عدم توازن اور غذائی اجناس میں اضافہ کے لیے نت نئے تجربات کی وجہ سے بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے امراض پیچیدہ تر ہوتے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ امراض کی تشخیص اور علاج کے نت نئے مؤثر اور زود اثر طریقے بھی دریافت ہو رہے ہیں لیکن جدید طریقہ علاج اتنا گراں ہو چکا ہے کہ متوسط معاشی صلاحیت کے حامل لوگوں کے لیے بھی اس کے اخراجات ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ طلب علاج جو خدمت خلق کا ذریعہ اور ایک باعزت پیشہ تھا اب اس نے تجارت کی

* Assistant Professor, Imperial College of Business Studies Lahore.
Email: drimtiaz49@gmail.com
** Assistant Professor (Visiting), University Of Education Lahore (Faisal Abad Campus).
Email: hafizsarfraz99@gmail.com

صورت اختیار کرلی ہے اس صورت حال نے میڈیکل انشورنس کی صورت کو وجود بخشا ہے چنانچہ مرض کی پریشانیوں سے امن کا طلب کرنا یا کسی کو امن دینا، اور نفس کا مطمئن ہونا میڈیکل انشورنس کہلاتا ہے۔

مجمع الفقه الاسلامي الدولي جده نے میڈیکل انشورنس کی تعریف ان الفاظ میں کی:-

عقد التامين الصحى اتفاق يلتزم بموجبه شخص اور مؤسسة تتعهد برعايته بدفع مبغ محدد اور عدد من الاقساط لجهة معينة، علي ان تلتزم تللک الجهة بتغطية العلاج اور تغطية تکاليفه خلال مدة معينة.(۱)

میڈیکل انشورنس ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے نتیجہ میں ایک شخص یا وہ ادارہ جو اس شخص کے حفظان صحت کا کفیل ہو، کسی متعین ادارہ کو ایک متعیہ رقم یا متعدد اقساط ادا کرنے کا پابند ہو، اور اس کے عوض وہ ادارہ ایک متعینہ مدت کے لیے اس کے علاج اور علاج کے اخراجات ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

محمد جبیر الانفی نے میڈیکل کی تعریف یوں کی ہے۔

وهو عقد بين فرد او مؤسسة و بين شركة تامين تجاري تلتزم شركة التامين بمقتضاه ان تدفع مبلغا معينا دفعة واحدة او علي اقساط و بان ترد مصروفات العلاج و ثمن الادوية كلها او بعضها للمستفيد من التامين اذا مرض خلال مدة محددة ذالک في مقابل التزام المؤمن له بدفع اقساط التامين المتفق عليها.(2)

یہ ایک مزدور یا ایک ادارہ اور انشورنس کمپنی کے درمیان معاہدہ ہے جس کے مطابق یہ انشورنس کمپنی یکمشت یا قسطوں میں ایک مقررہ رقم ادا کرنے اور انشورنس سے استفادہ کرنے والے کی اس مقررہ مدت کے دوران جب بھی وہ بیمار ہو گا علاج کے اخراجات اور تمام ادویات یا بعض ادویات کی قیمتیں لوٹانے کی پابند ہوتی ہے اور اس کے مقابلے میں انشورنس کا حامل انشورنس کی تمام متفقہ اقساط ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔

محمد ہیثم الخیاط کے نزدیک میڈیکل انشورنس کا مفہوم یہ ہے:

و هو عقد بين طرفين يلتزم به الطرف الاوّل (المستشفي) بعلاج الطرف الثاني (فردا کان او جماعة) من مرض معين او الوقاية من المرض عامة مقابل مبلغ مالي محدد يدفعه الي الطرف الاول دفعة واحدة او علي اقساط (3)

میڈیکل انشورنس دو فریقوں کے درمیان معاہدہ ہے جس کی رو سے پہلے فریق (ہسپتال) پر دوسرے فریق (خواہ وہ فرد ہو یا جماعت) کا کسی خاص مرض میں علاج یا عام امراض سے بچانا لازم ہوتا ہے اس کے برعکس دوسرا فریق پہلے فریق کو رقم یکمشت یا اقساط میں ادا کرتا ہے۔

ان تعریفات کی روشنی میں میڈیکل انشورنس کی نوعیت یہ ہے کہ ایک آدمی ایک قلیل رقم پریمیم کی شکل میں دینے کے بعد کمپنی سے یہ ضمانت لیتا ہے کہ اگر وہ معین مدت کے بعد اندر بیمار ہو گیا تو اس کے علاج و معالجہ میں پریمیم کی رقم کے مطابق ایک حد تک کمپنی اس پر خرچ کرے گی اور جو اس کو مالی نقصان اس بیماری کے دوران پہنچے گا اس مالی نقصان کی تلافی بھی کرے گی جیسے کبھی کبھی بیماری کی وجہ سے اس آدمی کو چھٹی لینی پڑتی ہے، اگر وہ تنخواہ دار آدمی ہے تو بیماری کی وجہ سے جو اس کی تنخواہ میں کمی آئے گی اس کو کمپنی پورا کرے گی میڈیکل انشورنس

میں انشورنس کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کمپنی اس کو ایک کارڈ جاری کر دیتی ہے ور کمپنی کچھ اسپتالوں کی لسٹ جاری کر دیتی ہے، جن سے اس کا معاہدہ ہوتا ہے، کہ جب بھی آپ بیمار ہو جائیں تو فلاں ہسپتال میں جائیں، اور اس کے بعد وہاں آپ کا علاج شروع ہو جائے گا، اور علاج کی رقم کے بھی دو طریقے ہیں کبھی کبھی پیسے مریض خود دے گا اور بعد میں اس کو کمپنی ادا کر دے گی اور بسا اوقات کمپنی خود ہسپتال والوں کو دے دیتی ہے۔ میڈیکل انشورنس کروانے والا صرف علاج کروا کے آجاتا ہے اور علاج و معالجہ میں یہ نہیں ہے کہ وہ جتنی چاہے رقم خرچ کر دے بلکہ اس کا تعلق پریمیم سے ہوتا ہے، جتنا پریمیم ہو گا اس حساب سے علاج کی رقم ملے گی اگر پریمیم کم ہو گا تو علاج کی رقم کم ہو گی اور اگر پریمیم زیادہ ہو گا تو علاج کی رقم بھی زیادہ ہو گی اور اگر انشورنس کروانے والے کو مخصوص عرصہ میں وہ مخصوص بیماری نہ لگی تو اس کی پریمیم کی رقم ضائع ہو جائے گی۔

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کا فیصلہ

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے اپنے پندرہویں سیمینار منعقدہ 11 تا 13 مارچ 2006ء میڈیکل انشورنس کے بارے میں مندرجہ ذیل فیصلہ کیا:

شریعت اسلامی میں جوئے کی کوئی بھی صورت جائز نہیں۔ اس وقت میڈیکل انشورنس ی جو صورت رائج ہے وہ اپنے نتیجہ کے اعتبار سے جوا میں شامل ہے اور اس نے علاج کو خدمت کے بجائے نفع آور تجارت بنا دیا ہے۔ اس پس منظر میں سیمینار نے میڈیکل انشورنس کے بارے میں درج ذیل فیصلے کئے ہیں:

1۔ میڈیکل انشورنس، انشورنس کے دوسرے تمام شعبوں کی طرح بلاشبہ مختلف قسم کے ناجائز امور پر مشتمل ہے، لہذا عام حالات میں میڈیکل انشورنس ناجائز ہے اور اس کا حکم سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

2۔ اگر قانونی مجبوری کے تحت میڈیکل انشورنس لازمی ہو تو اس کی گنجائش ہے، لیکن جمع کردہ رقم سے زائد جو علاج میں خرچ ہو، صاحب استطاعت کے لیے اس کے بقدر بلانیت ثوب صدقہ کرنا واجب ہے۔[4]

اس فیصلے سے ثابت ہوا کہ عام حالات میں میڈیکل انشورنس ناجائز ہے لیکن مجبوری کی حالت میں جائز ہے لیکن مستزاد مال کو بلانیت ثواب صدقہ کرنا واجب ہے۔

اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ نے اپنے سولہویں فقہی سیمینار جس کا انعقاد 30 صفر تا 5 ربیع الاول 1426ھ بمطابق 9 تا 14 اپریل 2005ء کو متحدہ عرب امارات میں منعقد ہوا اس میں میڈیکل انشورنس کے بارے میں یہی فیصلہ دیا۔[5]

فقہ اکیڈمیوں کے میڈیکل انشورنس سے متعلقہ فیصلوں کا تحلیلی مطالعہ

عدم جواز کی صورتوں کا تحلیلی مطالعہ

عہد جدید کے مسائل میں ایک میڈیکل انشورنس بھی ہے جو متعدد غیر شرعی خرابیوں کو متضمن ہے اس میں غرر، میسر و قمار اور ربوا جیسی

غیر شرعی قباحتیں واضح ہیں جس طرح کہ درج ذیل تشریحات سے واضح ہوتا ہے۔

غرر:

میڈیکل انشورنس غرر پر مشتمل ہے اور شریعت اسلامی نے غرر سے منع کیا، غرر دھوکہ اور خطر کے معنوں میں مستعمل ہے۔ میڈیکل انشورنس میں دھوکے والا غرر تو نہیں پایا جاتا البتہ خطرہ والا معنیٰ ضرور پایا جاتا ہے خطر سے مراد فریقین میں سے کسی کے لیے نفع ایسی شرط پر موقوف کر دیا جائے جس کا ہونا اور نہ ہونا غیر یقینی ہو اور یہ معنیٰ میڈیکل انشورنس میں بالکل واضح پایا جاتا ہے جس طرح درج ذیل فقہی عبارات سے واضح ہوتا ہے۔

احناف کے نزدیک غرر کی تعریف:

علامہ کاسانی نے غرر کی تعریف ان الفاظ میں کی:

ان الغرر هو الخطر الذي استوي فيه طرف الوجود و العلم (6)

دھوکہ اس خطرے کو کہتے ہیں جس میں وجود اور عدم وجود دونوں کے مواقع برابر ہوتے ہیں۔

ابن عابدین نے غرر کو یوں بین کیا:

الغرر هو الشک في وجود المبيع(7)

مبیع میں شک کا نام غرر ہے۔

دھوکہ کی اس تعریف کی روشنی میں اگر میڈیکل اشورنس کو دیکھا جائے تو بالکل واضح ہوتا ہے اس معاہدے کا بنیادی جزو، لب لباب اور اصل حقیقت دھوکہ ہے کیونکہ میڈیکل انشورنس کے وجود کا تصور بیماری کے بغیر ناممکن ہے اور یہ بیماری اس امکانی حادثے ہی کا نام ہے جس کا جانب وجود اور جانب عدم وجود دونوں برابر ہوتے ہیں اسی طرح وہ معاوضات جو احناف کے نزدیک دھوکہ کی وجہ سے بالاتفاق باطل ہیں ان میں یہ مفہوم موجود ہے کہ ان میں ملکیت یا ذمہ داری کو کسی ایسے خطرے کے ساتھ مشروط یا اس پر موقوف ٹھہرایا گیا ہے جس میں جانب وجود و جانب عدم وجود برابر ہوتے ہیں۔ یہی صورت حال میڈیکل انشورنس کروانے والے کی ہوتی ہے اس لیے کہ جو شخص میڈیکل انشورنس کمپنی کو رقم صرف اس لیے ادا کرتا ہے کہ میڈیکل انشورنس کمپنی نے رقم کے بدلے میں اس سے مکانی بیماری کی صورت میں علاج یا علاج کی رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے جس میں وجود اور عدم وجود دونوں کے مواقع برابر ہیں اس لیے کہ ممکن ہے اس کو وہ بیماری لاحق ہو اور ممکن ہے وہ بیماری لاحق نہ ہو لہٰذا احناف کی اس تعریف کی روشنی میں میڈیکل انشورنس میں غرر بالکل واضح ہے۔

حنابلہ کے نزدیک غرر کی تعریف:

علامہ بہوتی حنبلی نے غرر کی تعریف ان الفاظ میں کی:

الغرر بانه ما تردد بين امرين ليس احد هما اظهر(8)

دھوکہ یہ ہے کہ جس کی دونوں صورتیں مشکوک ہوں اور کوئی ایک دوسرے کے مقابلے میں واضح نہ ہو۔

اس تعریف کی روشنی میں تمام وہ معاملات جو دو حالتوں کے درمیان معلق ہیں اور وہ دونوں حالتیں ہیں: خریدار کے لیے عوض کی ادائیگی کے بدلے میں حصول معاوضہ اور اس کا عدم حصول۔

ان دونوں حالتوں میں سے کوئی ایک حالت بھی دوسرے کے مقابلے میں زیادہ واضح نہیں ہے ہاں اگر کوئی ایک حالت واضح ہوتی تو ان کے نزدیک یہ خرید وفروخت درست ہو جاتی جیسے غصب شدہ چیز کو خود غصب کرنے والے سے خریدنا۔

اب یہی صورت حال میڈیکل انشورنس میں پائی جارہی ہے کیونکہ وہ علاج یا علاج کی رقم جس کے لیے میڈیکل انشورنس کروانے والے نے رقم ادا کی ہیں وہ دو مشتبہ حالتوں کے درمیان متعلق ہے ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اگر اس کو وہ بیماری لاحق نہ ہوئی تو یہ علاج یا علاج کی رقم حاصل نہیں کر سکے گا علاوہ ازیں علاج یا علاج کی رقم کے حصول کی صورت زیادہ واضح بھی نہیں ہے اس لیے کہ اس کا انحصار اس بیماری کے پیش آنے پر ہے جس سے تحفظ دیا گیا ہے اور اس بیماری کا پیش آنا اس کے نہ پیش آنے کے مقابلے میں زیادہ واضح نہیں ہے، کیونکہ کمپنی میڈیکل ٹیسٹ کروا کر اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ میڈیکل انشورنس کروانے والے میں وہ بیماری پہلے سے موجود نہیں ہے جس کی وہ انشورنس کروا رہا ہے لہذا حصول عوض اور عدم حصول کے دونوں صورتوں کے مشتبہ ہونے میں میڈیکل انشورنس کے ساتھ پوری طرح مطابقت بالکل واضح ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی حالت پر منحصر ہوتا ہے جس میں وجود اور عدم وجود دونوں برابر کا احتمال رکھتے ہیں۔ میڈیکل انشورنس کروانے والے کو کبھی تو علاج یا علاج کی رقم مل جاتی ہے اور کبھی نہیں۔ کیونکہ اس کے حصول کا انحصار مکمل طور پر ایک ایسے بیماری کے لاحق ہونے پر ہے جس میں اس کے اپنے ارادے کا کوئی دخل نہیں اور نہ اسے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس بیماری کو خود پیدا کر سکے۔ اس تفصیل سے یہ بات عیاں ہوتی کہ حنابلہ کی بیان کردہ تعریف کی روشنی میں میڈیکل انشورنس میں غرر بالکل واضح ہے۔

شوافع کے نزدیک غرر کی تعریف:

الوجیز کی شرح فتح العزیز میں دھوکہ کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی:

ان الغرر هو التردبين جانبين الاغلب منهما اخوفهما(9)

دھوکہ وہ ہے جس میں دونوں جانب کا احتمال ہو اور جانب غالب کا واقع ہونا زیادہ خطرناک ہو۔

علامہ شیرازی شافعی نے غرر کی وضاحت ان الفاظ میں کی:

و انه الذي تنطوي علي الشخص عاقبته(10)

اور دھوکہ اسے کہتے ہیں جس کا نتیجہ انسان سے پوشیدہ ہو۔

علامہ رملی فرماتے ہیں:

ان الغرر لا ينتفي عن المعاوضة الا اذا عرف المتعاقد فيها ماالذي ملك بازاء مابذل(11)

معاوضہ دھوکہ سے اس وقت تک پاک نہیں ہوتا جب تک کہ لین دین کرنے والا اس میں یہ نہ جانتا ہو کہ اس نے جو کچھ خرچ کیا ہے اس کے بدلے وہ کس چیز کا مالک بنا ہے۔

فتح الباری میں دھوکہ کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے:

ان الغرر هو كل مايمكن ان يوجد والا يوجد، و كذلك مالا يصح غالبا[12]

دھوکہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس کا امکان وجود اور عدم وجود برابر ہو اور اسی طرح جو عام طور پر معاوضہ بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

علامہ نووی نے بیان کیا ہے:

ان عقد الغرر هو مالا يوثق بحصول العوض فيه[13]

کہ دھوکہ اسے کہتے ہیں جس میں معاوضہ کے حصول کا یقین نہ ہو۔

دھوکہ کی یہ تعریف کہ جس کے دونوں جانب کا احتمال ہو اور ان میں سے جانب غالب کا وقوع زیادہ خطرناک ہو، میڈیکل انشورنس پر پوری طرح صادق آتی ہے، کیونکہ اس میں بھی دونوں جانب احتمال کا ہوتا ہے اس میں ایک جانب حصول معاوضہ کی ہے اور دوسری جانب اس کے عدم حصول کی ہے پس اگر جس بیماری سے تحفظ دیا گیا ہے وہ لاحق ہو گئی تو میڈیکل انشورنس کروانے والے کو علاج یا علاج کی رقم مل جائے گی جو کہ میڈیکل انشورنس کی اس رقم کا عوض ہے جس کے لیے اس نے رقم ادا کی ہے اور اگر یہ بیماری لاحق نہ ہوئی تو وہ معاوضہ سے محروم رہے گا جبکہ میڈیکل انشورنس کروانے والا معاہدہ کرتے وقت نہیں جانتا کہ کون سی جانب واقع ہو گی اگرچہ اس کا میڈیکل انشورنس کی رقم کو حاصل نہ کر سکنے کی جانب قوی اور غالب ہے اس لیے کہ عام طور پر میڈیکل انشورنس انہی بیماریوں کے مقابل میں کی جاتی ہے جن کے نہ پیش آنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔

اسی طرح غرر کی یہ تعریف کہ "جس کا انجام انسان سے پوشیدہ" کی رو سے میڈیکل انشورنس کمپنی اور میڈیکل انشورنس کروانے والا دونوں اس معاہدہ کے انجام سے معاہدہ کرتے وقت بے خبر ہوتے ہیں وہ یہ معاہدہ طے کرتے وقت یہ نہیں جانتے کہ وہ دوسرے کو کتنا کچھ ادا کریں گے اور اس سے کتنا کچھ حاصل کریں گے، کیونکہ یہ انجام تو ایک امکانی بیماری پر موقوف ہوتا ہے، جو کبھی پیش آتی ہے اور کبھی نہیں اور اگر وہ آدمی بیمار ہو گیا تو کمپنی معاہدہ کے وقت معین رقم میں سے کم خرچ ہونے کی صورت میں اضافی پیسے ادا نہیں کرتی بلکہ وہ اضافی رقم ضبط کر لیتی ہے۔

اور دھوکہ کی یہ تعریف کہ جس میں لین دین کرنے والے کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے جو کچھ خرچ کیا ہے اس کے بدلے میں وہ کس چیز کا مالک بنا ہے بعینہ میڈیکل انشورنس کی تعریف پر واضح ہے اس لیے کہ میڈیکل انشورنس کمپنی اور جو شخص اس سے معاہدہ کرتا ہے دونوں میں سے ہر ایک معاہدہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ (اس معاہدہ کے نتیجے میں) اس نے جو کچھ خرچ کیا ہے اس کے بدلے میں وہ کس چیز کا مالک بنا ہے، کیونکہ میڈیکل انشورنس کروانے والا اپنی طرف سے رقم ادا کرنے کے باوجود یہ نہیں جانتا کہ وہ اس کے بدلے میں کس چیز کا مالک بنے گا۔ وہ

یوں کہ بھی تو وہ اپنی طرف کا معاوضہ ادا کرنے کے باوجود کسی چیز کا بھی مالک نہیں بنتا جیسے اگر وہ بیمار نہ ہو اور بعض اوقات بیماری لاحق ہونے پر وہ کچھ نہ کچھ حاصل تو کرتا ہے مگر کبھی اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور کبھی تھوڑی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ وہ نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر ہوتا ہے کہ اسے جو کچھ ملے گا اس کی مقدار کیا ہو گی بلکہ وہ اس سے بھی بے خبر ہوتا ہے کہ آیا اسے کچھ مل بھی سکے گا کہ نہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ میڈیکل انشورنس میں ہمیشہ دھوکہ کی فحش ترین اور شدید ترین قسم پائی جاتی ہے کیونکہ مقدار کے سلسلہ میں بے خبری سے جو نقصان میڈیکل انشورنس کروانے والے کو پہنچتا ہے اس کا مقابلہ اس لاعلمی کے نقصان سے نہیں کیا جا سکتا جو اسے اس معاوضہ کے عدم حصول کے سلسلہ میں ہوتا ہی اسی طرح میڈیکل انشورنس کا دھوکہ کی اس تعریف کے تحت آنا بھی بالکل واضح ہے کہ غرر اسے کہتے ہیں جس کا امکان وجود اور عدم وجود برابر ہو یا جس کا عدم وجود غالب ہو کیونکہ تحفظ فراہم کرنے والے کی رقم میڈیکل انشورنس کے سلسلہ کی وہ ذمہ داری ہے جس کے لیے میڈیکل انشورنس کروانے والے نے رقم ادا کی ہیں کبھی تو وہ پائی جاتی ہے اور کبھی نہیں اور اس ذمہ داری کا معاہدہ کرتے وقت کوئی وجود نہیں ہوتا کیونکہ اس کا وجود بیماری پر منحصر ہے بیماری آگئی تو یہ ذمہ داری بھی موجود ہو جائے گی اور اگر بیماری نہ آئی تو ذمہ داری کا بھی کوئی وجود نہ ہو گا۔

دھوکہ کی یہ تعریف کہ جس میں معاوضہ کے حصول کا پختہ یقین نہ ہو۔ میڈیکل انشورنس پر پوری طرح صادق آتی ہے کیونکہ میڈیکل انشورنس میں معاوضہ کے حصول کا پختہ یقین نہیں ہوتا اس لیے کہ میڈیکل انشورنس کروانے والے کو میڈیکل انشورنس کمپنی کے ساتھ معاہدہ کرتے وقت علاج یا علاج کی رقم کی وصولی کا یقین نہیں ہوتا جو معاوضہ ہے اس رقم کا جو اس نے اسی علاج یا علاج کی رقم کی خاطر ادا کی ہیں کیونکہ اس کے لیے علاج یا علاج کی رقم کا حصول موقوف ہوتا ہے اس بیماری کے پیش آنے پر جس سے اسے تحفظ دیا گیا ہے جو ایک امکانی بیماری ہے کبھی کبھی پیش آتی ہے اور کبھی نہیں اس کے پیش آنے پر تو اسے معاوضہ مل جائے گا لیکن اگر وہ بیماری پیش نہ آئی تو اس کا معاوضہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ پھر یہ ایک پوشیدہ اور مخفی امر ہے جسے میڈیکل انشورنس کروانے والا معاہدہ طے کرتے وقت بالکل نہیں جانتا۔

ان تعریفات سے واضح ہوا کہ میڈیکل انشورنس میں بالکل واضح غرر پایا جاتا ہے۔

مالکیہ کے نزدیک غرر کی تعریف:

مواہب الجلیل میں دھوکہ کی یہ تعریف ہے:

الغرر باہ ماشک في حصول احد عوضیه، او مقصود منه غالبا(14)

دھوکہ اسے کہتے ہیں جہاں دونوں طرف کے معاوضوں میں سے کسی ایک کا حصول غیر یقینی ہو، یا اس معاوضے سے جو مقصد پیش نظر ہے، اس کا حصول مشکوک ہو۔

علامہ شربینی نے نئے دھوکہ کی یہ تعریف کی ہے:

الغرر بانة مالا یعلم ایتم ام لا(15)

جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ پورا ہو گا یا نہیں۔

شیخ دسوقی نے دھوکہ کی تعریف یوں کی ہے:

الغرر بانه ما يحتمل حصوله و عدم حصوله(16)

کہ جس کے حصول اور عدم حصول دونوں کا احتمال ہو۔

فقہا مالکیہ میں سے علامہ دردیر دھوکہ کی یہ تعریف بیان کرتے ہیں:

الغرر بانه ما تردد بين السلامة و العطب (17)

جس کی سلامتی یا تباہی کے بارے میں تردد ہو اس کو غرر کہتے ہیں۔

ان تمام تعریفات کی رو سے میڈیکل انشورنس کی صورت حال یوں ہے کہ "دونوں معاوضوں میں سے ایک کا حصول لازمی طور پر غیر یقینی ہوتا ہے" اور وہ ہے علاج یا علاج کی رقم۔ اس لیے کہ میڈیکل انشورنس کروانے والے کو معاہدہ کرتے وقت میڈیکل انشورنس کی اس رقم کے حصول کا قطعی یقین نہیں ہوتا جو معاوضہ ہے اس رقم کا جو اس نے اسی رقم کی خاطر ادا کی ہیں اس لیے کہ اس رقم کا حصول موقوف ہوتا ہے ایک امکانی بیماری پر جو کبھی تو پیش آتی ہے اور کبھی پیش نہیں آتی اس بیماری کے پیش آنے کی صورت میں تو یہ معاوضہ اسے مل جاتا ہے جبکہ نہ پیش آنے کی صورت میں یہ اس سے محروم رہتا ہے بالکل اسی طرح یہ معاہدہ، میڈیکل انشورنس کمپنی پر ایک ایسی ذمہ داری عائد کر دیتا ہے جو بالاتفاق ایک امکانی چیز ہے، کیونکہ میڈیکل انشورنس کروانے والا معاہدہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ آیا یہ ذمہ داری پایہ تکمیل تک پہنچے گی بھی یا نہیں اس لیے کہ اس کی تکمیل کا انحصار ایک امکانی بیماری پر ہے۔ اگر وہ لاحق ہو گئی تو میڈیکل انشورنس کمپنی کی ذمہ داری بھی ختم ہو جائے گی۔ اب رہی یہ بات کہ میڈیکل انشورنس کمپنی، میڈیکل انشورنس کروانے والے کو جس معاوضے کی ادائیگی کا ذمہ لیتی ہے، اس کا حصول ایک امکانی چیز ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے، فقہاء مالکیہ نے جو دھوکہ کی تعریف بیان کی ہے اور جسے مالی معاوضات کے باطل ہونے کے لیے مؤثر قرار دیا ہی، ان معاوضات میں اشیاء کے بدلے خریدار تو قیمت ادا کر دیتا ہے لیکن لین دین کے وقت یہ نہیں جانتا کہ اسے یہ چیزیں مل بھی سکیں گی یا نہیں یعنی وہ ان کے حصول کے بارے میں تذبذب اور تردد کا شکار ہوتا ہے اور بعینہ یہی صورت حال میڈیکل انشورنس کے معاہدہ میں پائی جاتی ہے کیونکہ میڈیکل انشورنس کروانے والا، میڈیکل انشورنس کی رقم ایک معاوضے کے بدلے میں ادا کرتا ہے اور وہ معاوضہ علاج یا علاج کی رقم ہے لیکن وہ معاہدہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ آیا یہ رقم اسے مل بھی سکے گی یا نہیں۔ لہٰذا اس کے لیے اس کا حصول اس کی تکمیل اور اس کی سلامتی غیر یقینی اور مشکوک ہے، بلکہ میڈیکل انشورنس میں تو اس سے بھی بڑھ کر خرابی ہے وہ یوں کہ بالفرض اگر میڈیکل انشورنس کروانے والا معاوضہ حاصل کر بھی لے تو معاہدہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ اس معاوضے کی مقدار کیا ہو گی۔

ان تعریفات کی روشنی میں میڈیکل انشورنس میں غرر کا پایا جانا یقینی ہے۔

جواء اور شرط لگانا:

میڈیکل انشورنس کی مروجہ صورتوں میں قمار اور میسر کی صورتیں پائی جاتی ہیں وہ یہ کہ متعاقدین میں سے ایک شخص بلا مقابل کل خسارہ کا شکار ہوتا ہے موہوم بیماری پیش نہ آنے کی صورت میں رقم جمع کروانے والا اپنی پوری رقم سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور بیماری آنے کی صورت میں کمپنی ایک بڑی رقم ک خسارہ سے دوچار ہو جاتی ہے المبسوط میں جوا کی تعریف کچھ یوں ہے:

المقامرة او الرهان عقد يتعهد فيه كل من العاقدين (المقامرين او المتراهنين) ان ينفع الي الا خرمبلغا من النقود او اي عوض مالي آخر يتفق عيه، اذا حدثت واقمة معينة (خسارة اللعب في المقامرة، و عدم صدق قول المراهن في الواقعة غير محققة، في الرهان. (18)

جواس معاہدے کو کہتے ہیں جس میں دونوں فریق اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ وہ دوسرے کو ایک منفرد رقم یا کوئی دوسرا مالی معاوضہ جس پر ان کا اتفاق ہوا ہو اس وقت ادا کرے گا جب متعین واقعہ پیش آجائے (جیسے مقامرۃ میں اس کا ہار جانا اور رہان میں ہر یقینی واقعہ کے بارے میں مراہن کے قول کا جھوٹا ثابت ہونا)۔

ان دونوں کی اس تعریف سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جوا بھی شرط لگانے کی طرح ہے کہ ان دونوں میں معاہدہ کرنے والے کا حق ایک غیر یقینی واقعے کے ساتھ مشروط ہوتا ہے جو کہ اس کا جوئے میں جیت جانا اور شرط لگانے والے کا اپنے قول میں سچا ثابت ہونا ہے۔

جوئے اور شرط لگانا یہ امکانی معاہدات ہیں اور دھوکہ والے معاملات میں سے ہیں اس لیے کہ جوئے اور شرط لگانا وہ معاہدات ہیں جن سے دونوں فریقوں میں سے کسی ایک فریق کے لیے بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ معاہدہ کے وقت اس مقدار کا تعین کر سکے جو اسے لینا ہے یا اس مقدار کا اندازہ لگا سکے جو اسے ادا کرنا ہے کیونکہ اس کا تعین تو مستقبل ہی میں ہو سکتا ہے جو کہ منحصر ہے ایک غیر یقینی واقعہ کے پیش ہونے پر اور یہ بات کہ جوا اور شرط لگانا معاوضہ والے کاروبار میں سے ہیں تو یوں کہ جوا کھیلنے والوں یا شرط لگانے والوں میں سے ہر ایک جب کچھ حاصل کرتا ہے تو اس خطرے کے عوض جو خسارے کی صورت میں اسے درپیش ہے اور اگر کچھ ہارتا ہے تو اس امکان کے عوض کہ اسے کچھ حاصل ہوگا، لہٰذا جیتنے اور ہارنے کے سلسلہ میں پایا جانے والا یہ احتمال ہی وہ بنیاد ہے جس پر یہ کاروبار استوار ہے۔

جوئے کی خصوصیات مکمل طور پر میڈیکل انشورنس میں اس طرح پائی جاتی ہیں کہ میڈیکل انشورنس ایک ایسا معاہدہ ہوتا ہے جس کے بموجب ایک فریق (میڈیکل انشورنس کمپنی) دوسرے فریق (میڈیکل انشورنس کروانے والا) کو ایک مخصوص رقم یا کوئی دوسرا مالی معاوضہ جس پر دونوں باہم متفق ہوئے ہوں۔ اس وقت ادا کرے گا جب وہ متعین بیماری پیش آجائے گا جس سے تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور اس کی یہ ذمہ داری دوسرے فریق (میڈیکل انشورنس کروانے والے) کی اس ذمہ داری کے مقابل ہوتی ہے جس کے بموجب وہ بیماری پیش آنے سے پہلے تک میڈیکل انشورنس کی رقم ادا کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ میڈیکل انشورنس کی اصلیت بعینہ جوئے اور شرط لگانے کی اصلیت ہے اگرچہ اس کے عناصر اور جزئیات کے نام مختلف ہیں جوئے اور شرط لگانے کی جملہ خصوصیات میڈیکل انشورنس میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں وہ اس

طرح کہ جواریوں اور شرط لگانے والوں میں سے ہر ایک دوسرے فریق کو ایک طے شدہ مال کی ادائیگی کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہے اس صورت میں جب کوئی خاص واقعہ پیش آئے جو کہ جوئے اور شرط میں ہار جانا ہے اور یہی کچھ میڈیکل انشورنس میں ہوتا ہے کہ میڈیکل انشورنس کمپنی یہ عہد کرتی ہے کہ وہ متعین کردہ بیماری پیش آنے پر میڈیکل انشورنس کی رقم ادا کردے گی یا میڈیکل انشورنس کروانے والے کا علاج کروائے گی، میڈیکل انشورنس کروانے والے کی اس ذمہ داری کے بدلے میں کہ وہ میڈیکل انشورنس کی رقم ادا کرے گا۔

اسی طرح اگر جوا اور شرط لگانا معاوضہ والے معاملات میں سے صرف اس لیے ہیں کہ جواری اور شرط لگانے والوں میں سے ہر ایک جب بھی کچھ حاصل کرتا ہے تو اس خطرے کے بدلے میں جو اسے نقصان کی صورت میں درپیش ہے اور اگر کچھ ہارتا ہے تو کچھ حاصل ہونے کے احتمال کے بدلے میں بعینہ یہی مفہوم میڈیکل انشورنس میں بھی موجود ہے اس لیے کہ میڈیکل انشورنس کمپنی اگر بیماری پیش نہ آنے کی صورت میں میڈیکل انشورنس کی رقم وصول کرلیتی ہے تو صرف اس امکان کے بدلے میں کہ اسے بیماری پیش آنے پر نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اسی طرح اگر وہ بیماری پیش آنے پر نقصان اٹھاتی ہے تو صرف اس امکان کے بدلے میں کہ اس بیماری کے لاحق نہ ہونے کی صورت میں اسے فائدہ مل سکتا تھا۔ لہٰذا یہ تمام معاملات اس حیثیت سے بالکل برابر ہیں۔

جب یہ واضح ہو گیا کہ میڈیکل مروجہ صورتوں میں جوا کا ہونا واضح ہو گیا ہے تو قمار کو قرآن کریم نے شیطان کا گندہ فعل بتایا ہے اور اس کی حرمت پر سب متفق ہیں۔ لہذا جو حکم جوا کا ہے وہی میڈیکل انشورنس کا ہوگا۔

ربوا:

میڈیکل انشورنس سود اور ربا کو متضمن ہے اور سود کی قرآن پاک میں مذمت کی اور اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے درج ذیل فقہی عبارات اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ میڈیکل انشورنس میں سود موجود ہوتا ہی۔

علامہ شامی نے سود کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

و کل قرض جري نفعا حرام اي اذا کان مشروطا (19)

ہر وہ قرض جو نفع کی شرط پر جاری ہو وہ حرام ہے۔

علامہ شامی کی اس تعریف کی روشنی میں میڈیکل انشورنس میں سود کا پایا جانا بالکل واضح ہے۔

ہر وہ قرض جو نفع کی بنیاد پر جاری ہو وہ سود ہے میڈیکل انشورنس میں میڈیکل انشورنس کروانے والے کو وہ رقم جو ایک خاص مدت کے لیے جمع کی جاتی ہیں جب میڈیکل انشورنس کروانے والا بیمار ہوگا تو بیماری کی صورت میں اس سے زائد رقم (جو میڈیکل انشورنس کی کمپنی اس کی علاج پر خرچ کرے گی یا اس کو علاج کے لیے دے گی) کا معاہدہ ہے اور یہ قرض کے ساتھ مشروط منفعت کی صورت ہے اور اس کا نام سود ہے۔

ردالمختار میں سود کی یہ تعریف ہے:

هو تبادل جنسين، من اموال الربويه، فضل خال عن عوض بمعيار شرعي مشروط لاحد المتعاقدين في المعاوضة[20]

اموال ربویہ میں سے کسی چیز کا ہم جنس کے ساتھ تبادلہ کرنے کا معاہدہ کیا جائے اور اس میں کسی ایک جانب سے بلا عوض اضافے کا دینا بھی مشروط ہو یعنی اضافہ کی شرط جزو معاہدہ ہو۔

اس تعریف میں غور وخوض کرنے اور اس کا تحلیل و تجزیہ کرنے سے حسب ذیل اجزاء نکلتے ہیں:

(1)ہم جنس چیز کا تبادلہ ہم جنس کے ساتھ کیے جانے کا معاہدہ

(2)وہ چیز اموال ربویہ میں سے ہو۔

(3)اضافہ ایک ہی جانب ہو دوسری جانب اس کا کوئی ایسا عوض نہ ہو جو شرعاً عوض کہلا سکے۔

(4)یہ اضافہ معاہدہ کی رو سے ہو۔

اگر ربوا(سود) کے ان اجزاء کا میڈیکل انشورنس کے اجزاء سے تقابل کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ دونوں میں پوری مطابقت ہے۔

کیونکہ میڈیکل انشورنس کروانے کے نتیجہ میں صرف ایک ہی طرف رقم زیادہ رہ جاتی ہے بیمار ہونے کی صورت میں میڈیکل انشورنس کروانے والے کی طرف اور بیمار نہ ہونے کی صورت میں میڈیکل انشورنس کمپنی کی طرف وہ اس طرح کی میڈیکل انشورنس کروانے والے نے انشورنس کے نام پر ایک ہزار روپے کمپنی کو دیا اور وہ بیمار ہو گیا جس کے علاج کے لیے اس نے انشورنس کرائی تھی اس لیے معاہد کی رو سے کمپنی نے علاج پر مثلاً بیس ہزار روپے لگا دیے۔اب غور طلب بات یہ ہے کہ انیس ہزار روپے جو میڈیکل انشورنس کروانے والے کی طرف آئے اس کا کوئی حقیقی عوض کمپنی کو نہیں ملا اس طرح ربوا کی تعریف میں جو یہ کہا گیا کہ اضافہ ایک ہی جانب ہو دوسری جانب اس کا کوئی ایسا عوض نہ ہو جو شرعاً عوض کہلائے اس میں پایا گیا اور اگر میڈیکل انشورنس کروانے والا بیمار نہیں ہوتا اور میڈیکل انشورنس کروانے والے نے جو رقم جمع کرادی جس کا ازروئی معاہدہ ادا کرنا ضروری تھا مثلاً بیس ہزار روپے اب بیمار نہ ہونے کی صورت میں وہ ساری رقم ختم ہو جائے گی۔

میڈیکل انشورنس میں دونوں طرف تبادلہ کی چیز روپیہ ہوتی ہے اور روپیہ اموال ربویہ میں سے ہے اب تعریف میں ذکر کردہ اجزاء ہم جنس چیز کا ہم جنس کے ساتھ تبادلہ ہم جنس کے ساتھ کئے جانے کا معاہدہ، وہ چیز اموال ربویہ میں سے ہو بدرجہ اُتم پائے گئے یہ بھی ظاہر ہے کہ روپیہ کا لین دین اور اس کے نتیجے میں ایک طرف اضافہ معاہدہ کی رو سے ہی ہوتا ہے اس بناء پر ربا کی تعریف میں کہ وہ اموال ربویہ سے ہو پایا گیا۔

معجم لغتہ الفقہاء میں ربوا کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

كل زيادة مشروطة في العقد خالية من عوض مشروع[21]

ربوا ہر وہ زیادتی ہے جس کی عقد میں شرط لگائی گئی ہو اور وہ جائز عوض سے خالی ہو۔

میڈیکل انشورنس کروانے والا، میڈیکل انشورنس کمپنی کے ساتھ جو معاملہ کرتا ہے اس پر سود کی تعریف صادق آتی ہے اس لیے کہ میڈیکل

انشورنس کروانے والے اس شرط کے ساتھ مقررہ رقم جمع کرواتا ہے کہ بیمار ہو جانے کی صورت میں اسے اپنی جمع کروائی ہوئی رقم کے مقابلے میں بہت زیادہ رقم میڈیکل انشورنس کمپنی کی طرف سے علاج کے لیے ملے گی یا اس رقم سے اس کا علاج ہو گا۔ ظاہر ہے کہ جمع کی رقم میں سے زائد رقم اس کے علاج پر خرچ ہوئی وہ جائز عوض سے خالی ہے، لہٰذا یہ سود ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا ہے کہ ربوا کے معاہدہ کے اندر جتنے اجزاء پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب یہاں میڈیکل انشورنس میں پائے جا رہے ہیں لہذا جو حکم ربوا کا ہو گا وہی میڈیکل انشورنس کا ہو گا۔

جن ممالک میں داخلہ کے لیے میڈیکل انشورنس قانوناً ضروری ہے، اسی طرح دعوت و تبلیغ یا کسی علمی و دینی مجلس میں شرکت کے لیے جانا ضروری ہو یا تجارتی مقاصد کے لیے سفر کرنا یا وہاں سکونت اختیار کرنا ضروری ہو یا اس ملک سے تعلقات کی بحالی و بہتری کے لیے مسلم ممالک کے سفراء کا وہاں قیام و داخلہ ضروری ہو لیکن وہ ممالک میڈیکل انشورنس کے بغیر اپنے ملک میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تو یہ سب معاملات مسلمان شہریوں کے لیے حالت اضطراری کے حکم میں ہوں گے اور ضرورت کے شریعت اسلامیہ اپنے ماننے والوں بہت سی ممنوعات کی گنجائش دیتی ہے انہی ممنوعات میں سے ایک ممنوع میڈیکل انشورنس بھی ہے کیونکہ یہ ضرورت ہے جس طرح امام سیوطی رحہ کی مندرجہ ذیل تعریف سے اس کی وضاحت ہوتی ہے:

فالضرورة: بلوغه حدا ان لم يتناوله الممنوع، بلک او قارب، و هذا يبيح تناول الحرام(22)

ضرورت یہ ہے کہ آدمی اس حد تک پہنچ جائے کہ اگر وہ ممنوع چیز کا استعمال نہیں کرتا تو وہ ہلاک ہو جائے گا تو ایسی صورت میں حرام کا استعمال اس کے لیے مباح ہو جائے گا۔

پس اگر حالات نامساعد ہوں اور مسلمان اس حالت میں نہ ہوں کہ اس قانون کی مخالفت کر سکیں، بلکہ مخالفت و خلاف ورزی کی صورت میں وہاں مقیم مسلمانوں کے ملی وجود کو خطرہ لاحق ہو اور موجودہ عالمی نظام میں اجتماعی ہجرت بھی ناممکن ہے۔ لہذا جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت اور پوری ملت کو اجتماعی ضرر سے بچانے اور حقوق شہریت کو برقرار رکھنے کے لیے میڈیکل انشورنس کروانا مجبوری و ضرورت ہے کیونکہ جان، مال، عزت کی حفاظت ضرورت میں داخل ہے، اب ایک مسلمان کے لیے ایک طرف میڈیکل انشورنس ہے اور دوسری طرف جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت اور پوری ملت کو اجتماعی ضرر سے بچانا تو وہ اس میں آسان کو اختیار کر لے جس طرح کہ درج ذیل قواعد فقہیہ اسے اس بات کی اجازت دیتے ہیں۔

ابن نجیم نے لکھا:

مفسد تان روعي اعظمهما ضرارا بارتكاب اخفهما(23)

جب دو مفسدوں میں باہم تعارض آ جائے تو زیادہ ضرر والے کے مقابلے میں کم ضرر والے کو اپنا یا جائے۔

اسی طرح کا ایک اور قاعدہ فقہیہ ہے:

ان من ابتلي ببليتين و هما متساويان ياخذ بايتهما شاء وان اختلفا يختار اهونهما، لان مباشرة الحرام لاتجوز الاللضرورة، ولا ضرورة في حق الزيادة[24]

جب کوئی آدمی دو آزمائشوں میں مبتلا ہو اور وہ دونوں برابر ہوں تو ان میں سے جس کو چاہے اختیار کرلے اور اگر وہ دونوں مختلف ہوں تو ان میں سے کم ضرر والی کو لے لے، اس لیے کہ حرام کا ارتکاب صرف ضرورت کے وقت جائز ہے اور زیادہ میں ضرورت شامل نہیں ہے۔

اب وہاں مقیم مسلمانوں کے لیے میڈیکل انشورنس کے علاوہ کوئی راہ نہیں ہے لہذا ان کے لیے میڈیکل انشورنس بقدر ضرورت جائز ہوگی اس بات کی اجازت الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے۔

يجوز التامين الاجباري او الالزامي الذي تفرضه الدولة لانه بمثابة دفع ضريبة للدولة[25]

اجباری یا لازمی انشورنس جسے حکومتیں ضروری قرار دیتی ہیں جائز ہے اس لیے کہ وہ بمنزلہ ٹیکس ہے جو حکومت کو ادا کیا جاتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے ہ جن ممالک میں میڈیکل انشورنس وہاں کے باشندوں یا وہاں سے باہر آنے جانے والوں کے لیے قانوناً لازمی ہے تو قانونی مجبوری کے تحت اور بہت سے مفاسد سے بچنے کے لیے اس کی اجازت ہوگی۔

خلاصہ بحث

عمومی حالات میں میڈیکل ناجائز ہے کیونکہ اس میں غرر، ربوا اور جوا جیسے مفاسد پائے جاتے ہیں۔ جن کی شریعت اسلامیہ میں ممانعت ہے۔ جن ممالک میں میڈیکل انشورنس وہاں کے باشندوں کے لیے قانوناً لازمی ہے تو قانونی مجبوری کے تحت اور بہت سے مفاسد سے بچنے کے لیے اس کی اجازت ہوگی تاہم جمع کروائی ہوئی رقم سے زائد رقم کو استعمال نہیں کرسکتا۔

References

1. Mujallah, Majma al fiqah al islami, p. 14, qarar raqam: 149.
2. Al Nafi Muhammad Jabeer, Al tameen al Sahi wa istahzam al bitaqat al shahiat, mujallah, Majma al fiqah al islami, al dourat 13, vol: 3, p. 467.
3. Al Khiyat, Muhammad Hisam, Al tameen al Sahi, bahos mujallah, Majma al fiqah al islami, al dourat 13, vol: 3, p. 427.
4. Nai Masail aor Islamic fiqah academy keef aisle, p. 214.
5. Mujallah, Majma al fiqah al islami, al adad 13, p. 12.
6. Al Kasani, Abu Bakar Masood bin Ahmed, Badai al Sanaya fi tarteeb al Sharia, Bairout, dar ul kutub al arabi, 1982, vol: 2, p. 53.
7. Hashiya ibn Aabideen, vol: 4, p. 109.
8. Al Behooti, Mansoor bin Younis bn Idress, Sarh Muntahi Al Iradat, Bairout, Al Maktaba al Islami, 1402 Hijri, Vol: 2, p. 145.
9. Abu al Qasim, Muhammad Rafi Ulami, Fatah al Aziz Sarh al wajeez, Bairout, Dar al marufat, 1393 Hijri, Vol: 8, p. 127.
10. Al Sherazi, Abu Ishaq Ibraheem bin Ali bin Yousuf, al mazhab fi fiqah al imam al shafi, Bairout, dar ul fikar, 1334 hijri, vol: 8, p. 136.
11. Ramli, Shams u din Muhammad bin Ahmed, Nihayat al Muhtaj alee Sarh al Minhaj, Bairout, dar ul fikar, 1404 hijri, vol: 4, p. 245.
12. Fatah al Bari, Vol: 5, p. 26.
13. Novi, Yahya bin Sarf u din, Kitab al Majmoa Sarh al Mazahib, al Shirazi, Bairout, dar ul fikar, 1997,

vol: 2, p. 56.
14. Al Maghrabi, Muhammad bin Muhammad Abu Abdullah, Mawaib al Jaleel, Bairout, dar ul fikar, 1398 hijri, vol: 4, p. 362.
15. Hashiya Qalyoobi Ali Sarh al Minhaj, vol: 2, p. 58.
16. Al Dasoqi, Shaikh Shams u din Muhammad bin Uarfa, Hashiya al Dasoqi Ali al Sarh al Kabeer, Bairout, dar ul fikar, 1406 hijri, vol: 3, p. 25.
17. Dardeer, Ahmed bin Muhammad bin Ahmed, al Sarh al Sagheer Ali Aqrab al Masalik, Egypt, Dar ul Muarif, 1404 Hijri, Vol: 3, p. 145.
18. Al Sukhusi, Muhammad bin Abu Sahal, al mabsoot, Bairout, dar ul muarifat, 1404 hijri, vol: 7, p. 986.
19. Shami, Vol: 7, p. 395.
20. Ibid, p. 396.
21. Muajum Lughat al Fuqaha, p. 236.
22. Al Sabah wa al Nazair al Siyoti, p. 56.
23. Al Sabah wa al Nazair, La bin Najeem, p. 36.
24. Al Sabah wa al Nazair al Siyoti, p. 96.
25. Al Fiqah al Islami wa Adlat, Vol: 2, p. 246.